جمالِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

29-September-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِہَا مَلَكٌ مُوَکَّلٌ بِہَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْہَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ رَبِیْعُ الاَوَّل شریف کا مہینہ جاری وساری ہے، یہ وہ مُقَدَّس مہینہ ہے جس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسَعادت ہوئی، اسی لئے اس مہینے میں خُصُوصیت کے ساتھ جہاں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ کے مُختلف گوشے اور مِیلادُ النّبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعات بیان کرکے عاشقانِ رسول کے دلوں میں عشقِ رسول کی شمع مزید روشن کی جاتی ہے، وہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جَمال کا تذکرہ کرکے ان کے دِلوں کو مزید گرمایا جاتا ہے۔ آج کے بیان کا مَوضُوع بھی "جمالِ مصطفےٰ" ہے، آیئے! نہایت ہی توَجُّہ اور دِلجمعی کے ساتھ حُسن و جمالِ مُصطفےٰ سے مُتعلّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جَمال سے مُتعلق ایک واقِعہ

جب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مکہ مُکرّمہ سے مدینہ مُنوّرہ کی طرف ہجرت کے لئے اپنے چند صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ روانہ ہوئے، تو حضرت اُمِّ مَعبد کے خیمے کے پاس سے

---

[1] ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

گُزرے۔ وہ خاتُون آپ کو پہچانتی نہیں تھیں، لیکن وہ بڑی عقلمند تھیں، اپنے خیمے کے پاس بیٹھ جاتیں اور مُسافِروں کو کھانا وغیرہ کھلایا کرتیں۔ اس مُبارک کارواں نے اِن سے گوشت اور کھجوروں کے بارے میں پُوچھا تاکہ ان سے خرید لیں، لیکن اتفاق سے اُس وَقْت اُن کے پاس کچھ نہ تھا۔ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خیمہ کے کونے میں ایک کمزور بکری کو دیکھ کر پُوچھا: ”اے اُمِّ مَعْبَد یہ کیسی بکری ہے ؟“اُنہوں نے عَرض کی: اس کے تھنوں میں دُودھ نہیں ہے، بلکہ اس نے تو کبھی بچہ بھی نہیں جَنا۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بِسمِ اللہ شریف پڑھ کر اس کے تھَنوں اور کمر پر اپنا دَستِ شِفا بخش پھیرا اور اس کے لئے دُعا فرمائی۔ بکری نے اپنی ٹانگیں کُشادہ کر دیں اور دُودھ دینے لگی، سب نے سیر ہو کر پیا پھر آپ روانہ ہوگئے، تھوڑی ہی دیر کے بعد اُمِّ مَعْبَد کے شوہر گھر آئے۔ جب اُنہوں نے اِتنا کثیر دُودھ دیکھا تو مُتَعَجِّب ہو کر پُوچھا: اُمِّ مَعْبد! اِتنا دُودھ کہاں سے آگیا؟ حالانکہ گھر میں دُودھ والا کوئی جانور بھی نہیں؟ اُنہوں نے کہا: اللہ پاک کی قسم! ابھی ابھی یہاں سے ایک مُبارک ذات گُزری ہے۔ ابُومَعْبَد نے کہا: ذَرا میرے سامنے ان کا حُلیہ تو بیان کرو۔ اس پر اُمِّ مَعْبَد نے کہا: ”میں نے ایک ایسی ذات دیکھی ہے، جن کا حُسن نُمایاں تھا، جن کا چِہرہ خُوبصورت اور تخلیق بہت عُمدہ ہوئی تھی، بڑے حَسین، اِنتہائی خُوبصورت تھے، آنکھیں سیاہ اور بڑی، پلکیں لمبی تھیں، ان کی آواز گُونج دار، گردن چمکدار، جبکہ داڑھی مُبارَک گھنی تھی۔ دونوں اَبرو باریک اور ملے ہوئے تھے۔ ان کے مُبارَک قَدمیں بھی بہت مِیانہ رَوِی تھی، نہ اِتنا طویل قَد کہ دیکھ کر بُرا لگے، نہ اِتنا پَست کہ دیکھ کر حقیر معلوم ہو، دُور سے دیکھو تو بہت زِیادہ بارُعب اور حَسین و جمیل نظر آتے اور جب قریب سے دیکھا جائے تو اس سے کہیں زِیادہ خُوبرُو اور حَسین دِکھائی دیتے۔ یہ سراپا سُن کر ابُومَعْبَد نے کہا: اللہ پاک کی قسم! یہ تو وہی ذاتِ گرامی ہیں، جن کا مُعاملہ ہمیں مکہ مُکرّمہ سے پہنچا ہے، میری

تو خواہش ہے کہ ان کی رَفاقت اِختیار کروں۔ اگر میرے اِختیار میں ہوا تو میں اپنی اس خواہش کی تکمیل ضَرور کروں گا۔ (اور پھر ایسا ہی ہوا کہ اللہ پاک نے نبیِ رَحمت، باعثِ خَیْر و برکت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بابرکت قدم ان کے گھر میں پڑجانے کی برکت سے نہ صِرف اُمِّ مَعْبد کے شوہر بلکہ خود اُمِّ مَعْبد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کو بھی دولتِ اسلام سے سرفراز فرمایا اور شرفِ صحابیّت بھی عطا فرمادیا)۔ (سبل الھدی والرشاد، الباب الرابع فی ہجرۃ ۔ ۔ ۔ الخ، ۳/۲۴۴ ملتقطا)

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا۔۔۔
اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے نبیِ بے مثال، پیکرِ حُسن و جَمال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک نے کیسا حُسن و جَمال عطا فرمایا ہے کہ مُسلمانوں نے جب آپ کے رُخِ زَیبا کو دیکھا تو آپ کے نام پر اپنی جانیں نچھاور کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے اور جب کسی غیر مسلم نے دیکھا تو آپ کا حَسین سراپا، اس کی نظر میں ایسا سمایا کہ وہ دائرۂ اِسلام میں داخل ہو گیا۔ یقیناً اَوَّلین و آخرین میں نہ تو کوئی ایسا تھا نہ ہے نہ ہو گا۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کا اَندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ تبارَک و تعالٰی نے تمام حَسین و جمیل اَشیاء کو پیدا فرما کر پُوری کائنات کو حُسن و جَمال بخشا اور پھر پُوری کائنات کے حُسن سے بڑھ کر حضرتِ یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو حُسن و جَمال عطا فرمایا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن و جمال کا یہ عالَم تھا کہ جب مِصر کی عورتوں نے آپ کو دیکھا، تو آپ کے حُسن میں ایسی خُود رَفتہ اور گُم ہوئیں کہ بے خُودی کے عالَم میں اُنہوں نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیاں تک کاٹ ڈالیں۔

اس واقعے کو قرآنِ کریم نے ان اَلفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے: چُنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًاؕ-اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ(۳۱) (پ۱۲،یوسف:۳۱)

تَرجَمۂ کنز العرفان: توجب عورتوں نے یوسف کو دیکھا ، تو اُس کی بڑائی پکار اُٹھیں، اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اُٹھیں سبحان اللہ، یہ کوئی انسان نہیں ہے، یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا مُفْتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خَزائنُ العِرفان میں اس آیتِ مُبارکہ کے تَحت فرماتے ہیں: کیونکہ اُنہوں نے اس جَمالِ عالَم اَفروز (دنیا کے حسن وجمال کو بڑھانے والے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ نُبُوَّت ورِسالت کے اَنوار اور عاجزی واِنکساری کے آثار اور شاہانہ ہیبت واِقْتدار اور لذیذ کھانوں اور خُوبصورت چہروں کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی، تَعَجُّب میں آگئیں اور آپ کی عَظَمت وہیبت دِلوں میں بھر گئی اور حُسن وجمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خُود فراموشی ہوگئی۔اور (ان کے) دل حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ایسے مَشْغُول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اَصلاً (بالکل) اِحساس نہ ہوا۔ (خزائن العرفان، ص۴۴۷)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو حضرتِ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کا عالَم تھا کہ جنہیں تمام مخلوق سے بڑھ کر حُسن وجَمال عطا کیا گیا، تو حُسن وجَمال کے شاہکار، حبیبِ پروَرْدگار حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال کا کیا عالم ہو گا، کہ جن کا حُسن حضرتِ یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حسن وجمال سے بھی بڑھ کر ہے۔

حُسنِ یُوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگشتِ زناں

سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عرب

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں:

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّہٖ

لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقْدٍ

یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخسارِ مُبارک کی خوبیاں، اہلِ مصر سُن لیتے تو جنابِ یوسف عَلَیْہِ السَّلام کی قیمت لگانے میں سیم وزر (مال ودولت) نہ بہاتے۔

لَواحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَأَیْنَ جَبِیْنَہٗ

لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِیْ

یعنی اگر زُلیخا کو مَلامت کرنے والی عورتیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورانی پیشانی کی زِیارت کر لیتیں، تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔(زرقانی علی المواھب، عائشہ ام المومنین، ۳۹۰/۴)

نعلینِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

خاندانِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ بے مثال کو ہم بھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حَضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو دن رات سفر و حضر میں جمالِ نُبُوَّت کی تجلیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے، اُنہوں نے نُور کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جمالِ بے مِثال کو جِن لفظوں میں بیان فرمایا، آیئے! اُسے سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے ہر حَسین چیز دیکھی ہے، لیکن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زِیادہ حَسِین و جَمِیل میں نے کبھی نہیں دیکھا۔(سبل الہدی والرشاد، ج۲، ص۷)

دِیدارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
انوارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَنْوَرَهُمْ لَوْنًا، یعنی رَسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زِیادہ خُوبصورت اور خُوش رنگ تھے۔ مزید فرماتی ہیں: لَمْ یَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ بِالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ، یعنی جس نے بھی آپ کی تعریف وتَوصیف بیان کی، اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تَشْبِیہ دی، وَكَانَ عَرَقُهُ فِيْ وَجْهِهٖ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ، یعنی آپ کے پسینہ کی بُوند آپ کے چہرۂ اَنْور میں یُوں مَعلُوم ہوتی، جیسے موتی۔(الخصائص الکبری، باب الآیۃ فی عرقہ الشریف، ۱/۱۱۵)

اسی طرح صحابیِ رَسُول، حضرت جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔(الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۴ حدیث ۹)

رِفعتِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
اِنعامِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال سے مُتعلّق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دِلنشین فرامین سُن کر یقیناً عاشقانِ رسول کے دل خُوشی سے جُھوم اُٹھے ہوں گے۔ بیان کردہ رِوایتوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے چہرۂ اَنْور کو چاند سے تشبیہ دی، حالانکہ سُورج کی روشنی چاند سے زِیادہ ہوتی ہے، اس کی حکمت یہ ہے کہ چاند رُوئے زمین کو

اپنی تابانیوں سے بھر دیتا ہے اور دیکھنے والوں کو اس سے اُنْسِیَت حاصل ہوتی ہے اور بغیر کسی تکلیف کے اس پر نظریں جمانا مُمکن ہوتا ہے جبکہ سُورج میں یہ سب مُمکن نہیں، کیونکہ اسے دیکھنے سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں ۔(زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ، ۵/۲۵۸)

یادرہے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جس حُسن و جمال کو چاند سے تشبیہ دی ہے، یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کامل حُسن و جمال نہیں تھا، اگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا حُسنِ کامل لوگوں پر ظاہر ہوجاتا تو آنکھیں اسے دیکھنے کی طاقت نہ رکھتیں۔ جیسا کہ علامہ زُرقانی ،امام قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے نقل فرماتے ہیں: ”حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تمام تر حُسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں ہوا، اگر آپ کا کامل حُسن ظاہر ہوجاتا تو ہماری آنکھیں اِس جلوۂ زیبا کو دیکھنے کی تاب نہ لاتیں۔“ (زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ، ۵/۲۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُلیہ شریف

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جَمال اور اَوصاف و کمال کو بیان کرنے کا ہم ہرگز حق اَدا نہیں کرسکتے، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکرِ مُبارَک سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے، آپ کے چند اَعضائے شریفہ کے تَناسُب اور حُسن و جمال کا مزید تذکرہ سُن کر اپنے لئے رَحمتوں اور بَرَکتوں کا سامان اِکٹھا کرتے ہیں: چُنانچہ

چہرۂ مُبارک

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مُبارک، جَمالِ الٰہی کا آئینہ اور اَنوار و تجلیات کا

مظہر تھا، پُر گوشت اور کسی قدر گول تھا۔ اسی رُوئے مُبارَک کو حضرت عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دیکھتے ہی پُکار اُٹھے تھے: وَجْهُهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ۔ ان کا چہرہ دَروغ گو (یعنی جھوٹے) کا چہرہ نہیں اور ایمان لائے تھے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقہ، ج۱، ص۳۶۲، حدیث۱۹۰۷)

مِیلادِ مصطفٰے مرحبا مرحبا
دِل شادِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

چشمانِ مبارک

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمگیں (سرمہ والی) اور پلکیں دَراز تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے۔ پچھلی کتابوں میں یہ بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک علامتِ نُبوَّت تھی۔

عزّتِ مصطفٰے مرحبا مرحبا
آمدِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَبرُوئے مُبارَک

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھویں دَراز اور باریک تھیں اور درمیان میں دونوں اس قَدَر مُتَّصِل تھیں کہ دُور سے ملی ہوئی معلوم ہوتیں۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص۲۲ حدیث۷، ملتقطا)

گیسوئے مصطفٰے مرحبا مرحبا
داڑھیِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

بِنیِ مُبارک

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِنیِ یعنی ناک مُبارک خُوبصورت اور دَراز تھی اور دَرمیان میں اُبھار نُمایاں تھا اور ناک کی ہڈی پر ایک نُور دَرَخْشاں تھا۔ جو شخص بغور نہ دیکھتا تو اسے معلوم ہوتا کہ بُلند ہے، حالانکہ بُلند نہ تھی۔ بُلندی تو وہ نُور تھا جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۲ حدیث ۷، ملتقطا)

بِنیِ مصطفےٰ مرحبا مرحبا
پسینۂ مصطفےٰ مرحبا مرحبا

پیشانی مبارک

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک کُشادہ تھی اور چراغ کی مانند چمکتی تھی۔ چنانچہ حضرتِ حَسّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَہِیْمِ جَبِیْنُہٗ
یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقِّدِ

یعنی جب اندھیری رات میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی ظاہر ہوتی تو، تاریکی کے روشن چَراغ کی مانند چمکتی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب ج۵، ص۲۷۸)

شفاعتِ مصطفےٰ مرحبا مرحبا
پرچمِ مصطفےٰ مرحبا مرحبا

کان مُبارَک

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں کان مُبارَک کامل وتام تھے۔ قُوّتِ بَصارت کی طرح اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قُوتِ سَماعت بھی کمال کی عطا فرمائی تھی۔ اسی لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے فرماتے کہ میں جو دیکھتا ہوں، تم نہیں دیکھ سکتے اور جو میں سُنتا ہوں، تم نہیں سُن سکتے، میں تو آسمان کی آواز بھی سُن لیتا ہوں۔

(الخصائص الکبری للسیوطی، ج ۱، ص ۱۱۳)

سماعتِ مصطفٰے مرحبا مرحبا
بصیرتِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

دہنِ مُبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُنہ مُبارَک فَراخ، رُخسار مُبارک ہموار، سامنے کے دانت مُبارک کُشادہ اور روشن وتاباں تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلام فرماتے، تو ان سے نُور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ حضرت ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکراتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔ (الخصائص الکبری للسیوطی، ج ۱، ص ۱۲۷)

حکمتِ مصطفٰے مرحبا مرحبا
رِفعتِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

لُعاب دہن مبارک

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُنہ مُبارَک کا لُعابِ پاک زخمیوں اور بیماروں کے لئے شِفا تھا، چُنانچہ فتحِ خیبر کے دن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا لُعابِ دہن حضرت علی المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ فوراً تندرست ہو گئے، گویا آنکھوں کا درد کبھی ہوا ہی نہ تھا۔

حضرت رِفاعہ بن رافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تِیر لگا اور وہ پھُوٹ گئی۔ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس میں اپنا لُعابِ مُبارک ڈال دیا اور دُعا فرمائی۔ پس مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل دُرُست ہو گئی۔ (زاد المعاد، ج۳ص ۱۴۴)

اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
جُود و نوالِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

زبان مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخلوق میں سب سے زِیادہ فَصاحت والے تھے ، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلام ایسا واضح ہوتا کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔(الشمائل المحمدیہ للترمذی، ص ۱۳۴، حدیث ۲۱۳) حضرتِ اُمِ مَعْبَد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاموش ہوتے تو پُروقار ہوتے اور جب گُفتگو فرماتے تو چہرہ پُرنُور اور بارونق ہوتا، نِہایت ہی شِیْرِیْں گُفتار فرماتے اور گُفتگو بہت واضح ہوتی، جو نہ تو بے فائدہ تھی اور نہ ہی بیہودہ ۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۴، ص ۵۱۴)

اقوالِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
افعالِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

دست مبارک

کَفِ دَست (ہتھیلیاں) اور بازو مُبارک پُر گوشت تھے۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشمی کپڑے کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کَفِ مُبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ کسی خُوشبو کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشبُو سے بڑھ کر پایا۔ (بخاری، کتاب المناقب، ۴۸۹/۲،

حدیث ۳۵۶۱) جس شخص سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُصافحہ کرتے، وہ دن بھر اپنے ہاتھ میں خُوشبو پاتا اور جس بچہ کے سَر پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا دَستِ مُبارک رکھ دیتے، وہ خُوشبو میں دوسرے بچوں سے مُمتاز ہوتا۔(سیرتِ رسولِ عربی، ص ۲۶۳)

آقا کے بازو مرحبا مرحبا

آقا کی آنکھیں مرحبا مرحبا

پائے مبارک

دونوں پاؤں مُبارک پُر گوشت اور خُوبصورت ایسے کہ کسی کے نہ تھے اور نَرم وصاف ایسے کہ ان پر پانی ذَرا بھی نہ ٹھہرتا، بلکہ فوراً بہہ جاتا(سیرتِ رسولِ عربی، ص۲۷۶) حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب پتھر پر چلتے تو وہ نَرم ہو جاتا، تاکہ آپ بآسانی اس پر سے گُزر جائیں اور جب ریت پر چلتے تو اس میں پائے مُبارَک کا نشان نہ ہوتا۔(سیرتِ رسولِ عربی، ص۲۷۷)

انوارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

گلزارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

موئے مُبارک

سرِ مُبارَک کے بال نہ تو بہت گُھنگریالے تھے اور ہی نہ بہت سیدھے بلکہ دونوں کے درمیان تھے۔ داڑھی مُبارک گھنی تھی، اسے کنگھی کرتے اور آئینہ دیکھتے اور سونے سے پہلے آنکھوں میں تین تین (3, 3) بار سُرمہ ڈالتے۔ مُونچھ مُبارَک کو کَٹوایا کرتے اور فرماتے تھے کہ: مُشرِکین کی مُخالفت کرو۔ یعنی داڑھیاں بڑھاؤ اور مُونچھوں کو پَست رکھو۔(مشکاۃ المصابیح، کتاب اللبا س، باب الترجل، ج۲، ص۴۸۷، حدیث ۴۴۲۱)

انوارِ مصطفٰے مرحبا مرحبا
گلزارِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے پیارے آقا، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر حَسِین و جمیل تھے کہ آپ جیسا نہ کبھی آیا، نہ آئے گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَر تا پا ،نُور کے مَرکز و مِحْوَر تھے، آپ کے تمام اَعْضائے مُبارَکہ خُوبی و کمال کے ایسے جامع تھے کہ اس کی نظیر و مِثال نہیں ملتی۔ اگر ہم غور کریں کہ ایسے پیارے سے بڑھ کر بھی کوئی مَحَبَّت کے لائق ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں، بالْخُصُوص وہ لوگ جو دُنیائے فانی کے عارضی حُسن کو دیکھ کر عشقِ مجازی کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں اور پھر خِلافِ شریعت کاموں میں مُبْتَلا ہو کر اپنی دُنیا و آخرت برباد کر لیتے ہیں ان کے لئے مَقامِ غور ہے۔

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس (عشقِ مجازی) کی سب سے بڑی وجہ آج کل کے اَکْثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور سُنَّتوں بھرے دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T. V.، اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عشقِیَہ فلموں اور فِسقِیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناوِلوں، بازاری ماہناموں، ڈائجیسٹوں میں فَرضی عشقیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یُونیورسٹیوں کی مَخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحرم رشتے دار وں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَسی بے تکلُّفی کے دَلدَل کے اَندر اُتر کر اَکْثر کسی نہ کسی کو کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے، پھر جب فریقِ اَوّل، فریقِ ثانی کو مُطَّلع کرتا ہے تو بعض

اَوْقات دو طرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُموماً گُناہ وعِصیان کا طُوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فُون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قَول وقَرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، بَعدَہ، اَخبار میں ان کے اِشْتِہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ''کورٹ میرِج'' کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَ اللہ کبھی یُوں ہی بِغیر نکاح کے........نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود کُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص ۴۰)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم سے کوئی، ان گُناہوں میں مُبتلا ہے تو ہاتھوں ہاتھ سچّے دل سے توبہ کر لیجئے، اِس عشق سراپا فِسق سے نَجات کیلئے اللہ غفار کے عالی دربار میں گڑ گڑا کر دُعا مانگئے، ہر مُمکن صورت میں اس وَبال سے پیچھا چُھڑائیے۔ اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دَم مشغول کر دیجئے۔ اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت اپنے دل میں بڑھایئے اور بارگاہِ رِسالت میں اِسْتِغاثہ (یعنی فریاد) پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کی رنگینیوں سے دِل لگانے کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا، اگر دل لگانا ہی ہے تو اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات سے لگایئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کی کوشش کیجئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارَکہ کے بارے میں مزید جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''سیرتِ رسولِ عربی'' کا مطالعہ کیجئے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مزید مَحَبَّت بڑھے گی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

سنتوں پر عمل کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

”علاقائی دورہ“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عشقِ مصطفٰے کی شمع روشن کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 دینی کاموں میں شامل ہو کر دِین کے پیغام کو عام کرنے کی نِیَّت کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی ڈھیروں برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ نیز ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں شرکت کرنے والے بن جائیے۔

ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ”**علاقائی دورہ**“ بھی ہے۔ اس دینی کام کے بے شمار فائدے ہیں، مثلاً مسجد آباد رہتی ہے، علاقے میں خوب دینی کام پھیلتا ہے، نئے نئے اسلامی بھائی دینی ماحول کے قریب آتے ہیں، بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہوتی ہے، امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعاؤں سے حِصَّہ اور نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف علاقوں میں جا کر لوگوں کو نمازوں اور سُنَّتوں کی جانب راغب کرنے کیلئے نیکی کی دعوت دینا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔

حضرت اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: تیرا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا صَدَقہ ہے اور تیرا کمزور کو اپنی سُواری پر بِٹھالینا صَدَقہ ہے اور تیرا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم پر تیرے لئے صَدَقہ ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی اماطة الاذی عن الطریق، ۲/۴۶۶، حدیث ۴۵۶۱) آپ نے سنا کہ نیکی کی دعوت دینے سے صدقہ کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ خُوب خُوب علاقائی دورہ کے ذریعے فَضلِ خُداوندی کے حقدار بنیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ نَفاست ونظافت پسند بھی تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی صَفائی سُتھرائی کا خَیال رکھتے ہوئے جائز زَیب وزِینَت اِخْتیار کرنی چاہیے۔ حدیثِ مُبارک میں آتا ہے کہ اِنَّ اللہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمالَ یعنی اللہ پاک جمیل ہے اور خُوبصُورتی کو پسند فرماتا ہے (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۰-۶۱، حدیث: ۱۴۷)۔ آیئے زینت کی جائز اور ناجائز صُورتیں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، مرد چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ والی جو وَزْن میں ساڑھے چار (4) ماشہ سے کم ہو، پہن سکتے ہیں۔ مرد چند انگوٹھیاں یا ایک انگوٹھی کئی نگ والی یا چھلے نہیں پہن سکتے کہ یہ سب مَردوں کے لئے ناجائز ہیں، عورتیں سونے چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں چھلے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں، بجنے والے زیورات بھی عورتوں کے لئے منع ہیں، نابالغ لڑکوں کو بھی زیورات پہنانا حرام ہے، پہنانے والے گنہگار ہوں گے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراہیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ج ۵، ص ۳۳۵ ملخصا) شریعت میں اجازت ہے کہ اگر اللہ تعالٰی نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورتوں اور مَردوں دونوں کے لئے جائز ہے بشرط یہ کہ فخر اور گھمنڈ کے لئے نہ ہوں، بلکہ نعمتِ خُداوندی کے اِظْہار کے لئے ہو۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۵۷۹ بتصرف)

شعبہ دارالافتاء اہلسنت

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم شریعت کے مطابق زندگی گزاریں اور ہمارا ہر کام شریعت کے مطابق ہو تو ہمیں چاہیے کہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کے بارے میں شرعی رہنمائی لے لیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی

کے 80 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک بہت ہی اہم شعبہ **"دارُالاِفتا اَہلسنت"** ہے جہاں مفتیانِ کرام امّت مسلمہ کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔سب سے پہلا دار الافتاء اہلسنت 15 شَعْبانُ الْمُعَظَّم 1421ھ کو جامع مسجد کنزُالاِیمان، بابری چوک کراچی میں قائم ہُوا اور اب تک کراچی کے مختلف علاقوں اور پاکستان کے مختلف شہروں میں بھی **"دارالافتااَہلسنت"** قائم ہوچکے ہیں۔، اِس کے علاوہ **"دارالافتااَہلسنت"** کے مفتیانِ کرام ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حل بتاتے ہیں۔انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی چینل کے سلسلوں میں **"دارالافتاءاَہلسنت"** کے نام سے ایک مقبولِ عام اور نہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عِلْمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی(I. T)کے تعاون سے **"دارالافتا اہلسنت"** موبائل ایپلیکیشن(Application)بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔ اللہ کریم **"دارالافتااہلسنت"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سُرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سُنَّت ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سُرمہ لگایا کرتے۔لہٰذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اِتباعِ سُنَّت کی نِیّت سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگاناچاہیے۔اس سے ہمیں سُرمہ لگانے کی سُنَّت کا بھی ثواب ہو گا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دُنیوی فَوائد بھی حاصل ہوں گے۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ اپنے سرِ اَقدس اور داڑھی مُبارَک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔ حضرت اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اِکرام کرے۔ (یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے) (سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج ۴، ص ۱۰۳) (۴) لڑکیوں کی ناک (وغیرہ) چھیدنا جائز ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج ۹، ص ۵۹۸) (۵) بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یعنی لڑکے کا کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۵۹۸، ۶۹۳ ملخصاً) (۶) عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۵۹۹ ملتقطاً) حضرت اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ مدینے کے تاجدار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا، جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رَنگے ہوئے تھے۔ اِرشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: کہ اسے شہر بدر کردو۔ لہٰذا اس کو شہر بدر کردیا گیا، مدینۂ مُنوَّرہ سے نکال کر "نقیع" کو بھیج دیا گیا۔ (سننِ ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، الحدیث ۴۹۲۸، ج ۴، ص ۳۶۸)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا؟ مُخَنَّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سے کس قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کردیا، اس حدیثِ مُبارَک سے ان لوگوں کو دَرْس حاصل کرنا چاہیے، جو شادی یا عیدین وغیرہ

کے مَواقع پر اپنے ہاتھوں یا اُنگلیوں پر مہندی لگالیا کرتے ہیں۔ جس طرح مَردوں کو عورتوں کی نَقْل جائز نہیں، اسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نَقْل نہیں کر سکتیں۔ جیسا کہ

حضرت اِبْنِ عَباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لَعْنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صُورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صُورت بنائیں۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، حدیث ۲۲۶۳، ۱/۵۴۰) (۷) جاندار کی تَصاویر والے لباس ہر گز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا انسانوں کی تَصاویر والے اِسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں (۸) اپنے بچوں کو ایسے "بابا سُوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں (۹) خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اَشْیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دِیواری میں زِیْنَت کریں، لیکن میک اَپ کر کے اور بن سَنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عورت پُوری کی پُوری عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے، جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، حدیث ۱۱۷۶، ۲/۳۹۲) (۱۰) ننگے سر پھرنا سُنَّت نہیں ہے، لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سَجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی سُنَّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَاحَوْلَ وَلَا

قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ”ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ پاک پر بھروسہ کیا۔ اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابوداود، ج ۴ ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللہ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہُ الصَّمَد کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ☆ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلًا ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے ☆ اللہ پاک کا نام لئے بغیر مَثَلًا بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے۔

﴾اعلان﴿

گھر میں آنے جانے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 29 ستمبر 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

گھر میں آنے جانے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْن (یعنی ہم پر اور اللہ پاک کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (شرح الشّفاء للقاری، ۲/۱۱۸) ☆ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ☆ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو ☆ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر

[1] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے ☆ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے ☆ واپَسی پر اَہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆صبر کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "صبر کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ۔ (الاعراف:۱۲۶، پ۸)

ترجمہ کنزالعرفان: اے ہمارے رب! ہم پر صبر اُنڈیل دے اور ہمیں حالتِ اسلام میں موت عطا فرما۔

(فیضانِ دعا، ص ۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7)نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور

بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"کو کم از کم 12 منٹ پڑھایا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مَدرسۃُالمدینہ (بالِغان)میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں)سے(بِلاضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یا سُنا؟ (25)سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچا شت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ)اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود)قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟نیز کسی سے عاریتاً (یعنیTemporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں"جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسمِ الله پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین

اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار)سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟یامَعَاذَاللہ بلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی،دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کھِل کھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12 مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ)کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وارمَدَنی مُذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تااشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم ازکم کسی ایک مریض یادُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنْتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم ازکم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کرکے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ قُفل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم ازکم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم(یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم)کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد